اشاریۂ کلام فیض

ڈاکٹر معین الدین عقیل

ادارہ یادگار غالب کراچی

ادارہ یادگار غالب کا اشاعتی منصوبہ

۱۔ پرانے شاعر نیا کلام	مشفق خواجہ
۲۔ نادرات غالب لائبریری	ڈاکٹر معین الدین عقیل
۳۔ لب پہ حرف غزل	نظیر صدیقی
٤۔ اقبال غالب لائبریری میں	مرزا ظفرالحسن و ڈاکٹر معین الدین عقیل
۵۔ فیض کی کلر اسکیم	مس شاہین مفتی
٦۔ فیض سوئے دار چلے	مرزا ظفرالحسن
۷۔ بقول فیض	پاشا رحمن
۸۔ دکن اداس ھے یارو	مرزا ظفرالحسن
۹۔ ضیائے درد	پاشارحمن

اشاریۂ کلام فیض

مرتب	ڈاکٹر معین الدین عقیل
ناشر	مرزا ظفر الحسن
خوشنویس	مشتاق احمد کولوی
اشاعت	اکتوبر ۱۹۷۷ء
مطبع	پرنٹنگ محل کراچی
قیمت	دس روپے ۱۰

ملنے کا پتہ

ادارۂ یادگار غالب ۔ غالب لائبریری

پوسٹ بکس ۲۲۶۸، ناظم آباد، کراچی

HaSnain Sialvi

فہرست مندرجات

(۲) ناتمام شعری تخلیقات

۱، غزل ۲، نظم

(۳) تراجم

۱، نظم ۲، قطعہ ۳، فردیات

(۴) معنون کردہ شعری تخلیقات

۱، غزلیں۔ ۲، نظمیں

(۵) منظوم تخلیقات کی تاریخیں ۱، غزلیں ۲، نظمیں ۳، قطعات

(۶) بعض تخلیقات جن پر محض مقام تخلیق تحریر ہے۔

(ا) غزلیں (ب) قطعہ

(۷) شعری مجموعوں کے انتسابات

(۸) شعری مجموعوں میں اساتذہ کے منقولہ اشعار

(۹) شعری مجموعوں پر دیگر افراد کے دیباچے

(۱۰) فیض کے خود نوشتہ دیباچے

باب پنجم : تراکیب شعری

باب ششم : غیر مدون کلام

(۱) غزلیں

(۲) نظمیں

(۳) اشعار

(۴) قطعات

(۵) گیت

(۶) گیت، فلمی

(۷) پنجابی کلام

HaSnain Sialvi

اردو کا پہلا اشاریۂ کلام

غالب اور فیض کے تعلق سے جب میرے ذہن میں کوئی منصوبہ آتا ہے تو اس کے مالی معاملات پر غور کیے بغیر خود کو کام کی آگ میں جھونک دیتا ہوں اور یہ نہیں سوچتا کہ جل کر کوئلہ ہو جاؤں گا یا اس میں تپ تپا کر کندن۔

میری کتاب "پھر نظر میں پھول مہکے" اپریل ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی اور میں نے اس میں اشاریۂ کلام فیض کی تالیف کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ فیض کی سوانح عمری، قطعات، نظم نویسی، غزل گوئی، افکارِ فیض (اداریے) اقوالِ فیض اور اشاریۂ کلام فیض مرتب اور شائع کرنے کا خیال مجھے ۷۳-۱۹۷۲ء سے ستا رہا تھا اور میں ان تمام موضوعات پر آہستہ آہستہ کام بھی کر رہا تھا۔ چاہتا تھا کہ کچھ کام فیض دوستوں میں تقسیم ہو جائے مگر کسی میں گرمیٔ شوقِ تحریر نہ پائی تو سوچا جو کچھ اپنے بس میں ہے خود ہی کروں گا۔

فیض کی ۶۵ویں سالگرہ سے چند ماہ پہلے مجھے یقین ہو گیا کہ ادارۂ یادگارِ غالب، غالب لائبریری اور سہ ماہی غالب کی مصروفیات و مشکلات کی بنا پر میں اکیلا یہ سب نہیں کر سکوں گا اس لئے ان احباب سے جنہیں فیض اور ان موضوعات سے دلچسپی ہے دوبارہ استدعا کی کہ وہ ایک ایک کتاب مرتب کرنے کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ کتابوں کی اشاعت کے اخراجات فراہم ہونے کی امید نہ رہی تو میں نے تکمیلِ کار کے تقاضے نہیں کیے۔ احباب بھی چپ رہے، میں بھی خاموش ہو گیا۔

جشنِ فیض سے دو ایک ماہ پہلے ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ملاقات ہوئی۔ اِدھر اُدھر کی باتوں میں ان سے میں نے اشاریۂ کلام فیض کا ذکر کیا انہیں اس کا خاکہ بتایا اور پوچھا کیا آپ اسے مکمل کر سکیں گے؟ عقیل راضی ہو گئے۔ فوراً کام شروع کر دیا۔ اس وقت تک میں نے جو اچھا برا کام کیا تھا وہ انہیں دے دیا۔ جو موصوف نے مطالعہ کے بعد مجھے لوٹا دیا اور اشاریہ تیار کرنے لگے بلکہ دو ماہ کے اندر مکمل کر دیا۔ غالب کے فیض نمبر (اپریل جون ۱۹۷۶ء) میں بھی فیض کی چند منظوم تعلیقات شامل کی گئی تھیں اس لئے اس کی اشاعت

کا انتظار کرنے لگے۔ جوں ہی فیض نمبر شائع ہو گیا دوسرے دن باقی کام مکمل کر کے میرے حوالے کر دیا۔

اشاریۂ کلام فیض عام دلچسپی کی نہیں، حوالے کی کتاب ہے جس میں نظموں اور غزلوں کی تعداد سے لے کر یہ تک ملے گا کہ فیض کی غزل "تری امید ترا انتظار جب سے ہے" بیک وقت دو مجموعوں میں شامل ہے۔ دست صبا اور دست تہ سنگ۔ یا اسی طرح فیض کا قطعہ "جاں بیچنے کو آئے تو بے دام بیچ دی" دست صبا میں بھی موجود ہے اور دست تہ سنگ میں بھی۔ ویسے تو اس تلاش سے کسی ادبی نکتے کی نشاندہی نہیں ہوتی اور بظاہر ترتیب کی غلطی معلوم ہوتی ہے مگر آج تک اس جانب کسی کی نظر ہی نہیں گئی۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل کم عمر مگر نہایت کارکرد ادیب ہیں۔ خود ان کی اپنی علمی و ادبی مصروفیات اتنی اور ایسی وقیع ہیں کہ انہیں ملتوی کر کے نہایت کم وقت میں یہ اشاریہ مرتب کر دینا ان کے ایثار اور ادب سے خلوص کا مظہر ہے۔ جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔

فیض احمد فیض پہلے اور واحد شاعر ہیں جن کے کلام کا اشاریہ شائع کیا گیا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں نے اشاریے کے اپنے ابتدائی مسودات فیض کو دکھائے تو انہوں نے پر مسرت لہجے میں وعدہ کیا تھا کہ اپنی مختلف تخلیقات کا پس منظر لکھوا دیں گے جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اشاریے کے منصوبے کو پسند کرتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ فیضیات سے جس جس کو دلچسپی ہے اور فیض پر جو جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ اشاریۂ کلام فیض سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔ ایسا ہوا، اور مجھے یقین کامل ہے کہ ضرور ہوگا، تو میں سمجھوں گا کہ ڈاکٹر عقیل کو ان کی محنت و جانفشانی کا صلہ مل گیا۔

مرزا ظفر الحسن

معروضات

اشاریہ کا مقصد قاری کے سامنے کتاب یا کتابوں کی پوری اور ضروری معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ دراصل ہماری آج کی مصروف اور مشینی زندگی کا تقاضہ ہے۔ اس سہولت کے پیش نظر جو اشاریوں سے قارئین کو حاصل ہوتی ہے۔ مغربی ادبیات کی دنیا میں اب ایسے شعرا کے کلام کے اشاریے بن رہے ہیں جو زیادہ پڑھے جاتے ہیں یا جن پر تحقیقی و تنقیدی کام ہوتا رہتا ہے۔ اردو میں اس قسم کی ضرورت تمام نامور کلاسیکی شعرا، بالخصوص اقبال اور غالب کے سلسلے میں پیش آتی ہے۔ اس مرحلے پر جب کہ اردو میں کسی شاعر کے کلام کے اشاریے کی مذکورہ روایت وجود نہیں، کوتاہیوں کا شدید امکان ہے اور پھر مندرجات کی ضرورتوں کا ابھی پورے طور پر احساس بھی نہیں کہ اس میں کس کس پہلو کو شامل ہونا چاہیئے اور کن کن مندرجات کو بالخصوص اہمیت دی جانی چاہیئے۔

فیضؔ موجودہ دور کے ان شاعروں میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں جن کے کلام کو پسند کیا جاتا ہے اور مستقبل قریب میں ان کے کلام کے فنی اور تنقیدی جائزے کے امکانات بھی نظر آتے ہیں۔ اس اشاریۂ کلام کا محرک مخدومی مرزا ظفر الحسن صاحب کی اختراعی طبیعت اور فیضؔ سے ان کا لگاؤ ہے۔ زیر نظر اشاریہ اس لحاظ سے ایک "تجرباتی کوشش" ہے کہ اس کے ذریعے اشاریہ سازی کی ضرورتوں کا وقوف ہو، معائب و محاسن سامنے آئیں اور پھر ان کی روشنی میں سائنٹی فک اور زیادہ مفید اشاریہ سازی کی روایت عام ہو۔

عقیلؔ

بابِ اوّل

غزلیات

(۱) غزلوں کی کل تعداد

شعری مجموعہ	غزلیات	اشعار
نقش فریادی	۱۴	۷۹
دست صبا	۱۷	۱۱۴
زنداں نامہ	۱۵	۸۵
دست تہ سنگ	۱۱	۶۰
سر وادیٔ سینا	۷	۴۰
	۶۴	۳۷۸

(۲) غزلیں

(حروف تہجی کے اعتبار سے)

(۱) پہلا مصرعہ

نمبر	غزل کا پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ	کل اشعار
	ا		
۱	آج یوں موج در موج غم تھم گیا اس طرح غمزدوں کو قرار آ گیا	دست تہ سنگ	۶
۲	آئے کچھ ابر کچھ شراب آئے	دست صبا	۹
۳	اب وہی حرف جنوں سب کی زباں ٹھہری ہے	دست صبا	۹
	ب		
۴	بات بس سے نکل چلی ہے	زنداں نامہ	۶
۵	بساط رقص پہ صد شرق و غرب سے سر شام	دست تہ سنگ	۵
۶	بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے	دست تہ سنگ	۶
	پ		
۷	پھر حریف بہار ہو بیٹھے	نقش فریادی	۶
۸	پھر لوٹا ہے خورشید جہاں تاب سفر سے	نقش فریادی	۶
	ت		
۹	ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے غمگسار چلے گئے	دست تہ سنگ	۵

---

[۱] یہ غزل "دست تہ سنگ" میں بھی نقل ہوئی ہے۔

ش

ص

ط

ع

ف

ق

ک

ی

(۲) ردیف کے اعتبار سے

نمبر	غزل کا پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
	ا	
۱	طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا	سر وادیٔ سینا
۲	نہ گنواؤ ناوک نیم کش دل ریزہ ریزہ گنوا دیا	دست تہ سنگ
۳	کس حرف پہ تو نے گوشہ لب اے جان جہاں غماز کیا	سر وادیٔ سینا
۴	آج یوں موج در موج غم تھم گیا اس طرح غمزدوں کو قرار آ گیا	دست تہ سنگ
۵	راز الفت چھپا کے دیکھ لیا	نقش فریادی
	ح	
۶	یک بیک شورش فغاں کی طرح	دست تہ سنگ
	د	
۷	یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	زنداں نامہ
	ز	
۸	حسن مرہون جوشش بادۂ ناز	نقش فریادی
	گ	
۹	یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ	سر وادیٔ سینا
	م	
۱۰	بساط رقص پہ صد شرق و غرب سے سر شام	دست تہ سنگ

ی

(۳) مقطعے

(وہ مصرعے جن میں تخلص استعمال ہوا ہے)

مصرعہ کے آخر میں جو نمبر قوسین ( ) میں تحریر ہے، وہ مصرعۂ اولیٰ (۱) یا مصرعۂ ثانی (۲) کو ظاہر کرتا ہے۔

حروف تہجی کے اعتبار سے

نمبر	مصرعہ		شعری مجموعہ
	ا		
۱	آخر شب کے ہمسفر فیض نہ جانے کیا ہوئے	(۱)	زنداں نامہ
۲	آئے گی فیض اک دن باد بہار لے کر	(۱)	دست صبا
	ب		
۳	باد خزاں کا شکر کرو فیض جس کے ہاتھ	(۱)	زنداں نامہ
۴	بربادیٔ دل جبر نہیں فیض کسی کا	(۱)	دست تہ سنگ
۵	بھولے سے مسکرا تو دیئے تھے وہ آج فیض	(۱)	نقش فریادی
۶	بھیگی ہے رات فیض غزل ابتدا کرو	(۱)	زنداں نامہ
	ت		
۷	تو فیض دل میں ستارے ابھرنے لگتے ہیں	(۲)	دست صبا
	ج		
۸	جواب واعظ چابک زباں میں فیض ہمیں	(۱)	دست صبا

چ

خ

ع

ف

ک

م

ن

(۴) غزلوں کے کل اشعار

(حروف تہجی کے لحاظ سے)

ذیل میں فیض کی ان غزلوں کے، جو شعری مجموعوں میں شامل ہیں، تمام اشعار حروف تہجی کے اعتبار سے تحریر کئے جا رہے ہیں۔ اشعار کے مقابل غزلوں کے نمبرات شروع میں دیئے گئے حروف تہجی کے لحاظ سے غزلوں کے پہلے مصرعوں کے نمبر کے مطابق ہیں۔

اشعار	غزل کا نمبر	شعری مجموعہ
آتش بہ جاں ہے ہر کوئی سرکار دیکھنا لو دے اٹھے نہ طرۂ طرار دیکھنا	۳۱	سر وادیٔ سینا
آتے آتے یونہی دم بھر کو رکی ہوگی بہار جاتے جاتے یونہی پل بھر کو خزاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا
آج ان کی نظر میں کچھ ہم نے سب کی نظریں بچا کے دیکھ لیا	۱۹	نقش فریادی
آج تک شیخ کے اکرام میں جو شے تھی حرام اب وہی دشمن دیں راحت جاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا

شعر	صفحہ	کتاب
اور کیا دیکھنے کو باقی ہے آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا	۱۹	نقش فریادی
ایسے ناداں بھی نہ تھے جاں سے گزرنے والے ناصحو پند گرو راہگزر تو دیکھو	۴۶	زنداں نامہ
ایک اک کر کے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں	۱۷	دست صبا
بات بس سے نکل چلی ہے دل کی حالت سنبھل چلی ہے	۴	زنداں نامہ
بادِ خزاں کا شکر کرو فیضؔ جس کے ہاتھ نامے کسی بہار شمائل سے آئے ہیں	۲۲	زنداں نامہ
باقی ہے لہو دل میں تو ہر اشک سے پیدا رنگ لب و رخسار صنم کرتے رہیں گے	۵۷	دست صبا
بام مینا سے مہتاب ابھرے دستِ ساقی میں آفتاب آئے	۲	دست صبا
بجز دیوانگی واں اور چارہ ہی کہو کیا ہے جہاں عقل و خرد کی ایک بھی مانی نہیں جاتی	۴۴	نقش فریادی

پھر ہم تمیز روز و مہ و سال کر سکیں اے یادِ یار پھر ادھر اک بار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیِ سینا
پیمانِ جنوں ہاتھوں کو شرمائے گا کب تک دل والو گریباں کا پتہ کیوں نہیں دیتے	۶	دستِ تہِ سنگ
پیو کہ مفت لگا دی ہے خونِ دل کی کشید گراں ہے اب کے مئے لالہ فام کہتے ہیں	۵۳	دستِ صبا
تجھ کو دیکھا تو سیر چشم ہوئے تجھ کو چاہا تو اور چاہ نہ کی	۲۹	زنداں نامہ
ترا لطف وجہِ تسکیں نہ قرار شرحِ غم سے کہ ہیں دل میں وہ گلے بھی جو ملال تک نہ پہنچے	۴۳	سرِ وادیِ سینا
"تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں"	۲۷	دستِ تہِ سنگ
ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے جاں نثار چلے گئے تری رہ میں کرتے تھے سر طلب سرِ رہگزار چلے گئے	۹	دستِ تہِ سنگ
تری امید ترا انتظار جب سے ہے نہ شب کو دن سے شکایت نہ دن کو شب سے ہے	۱۰	زنداں سنگ

تیز ہے آج دردِ دل ساقی
تلخیِ مے کو تیز تر کر دے
۱۵ نقشِ فریادی

ٹپکنے لگی ان نگاہوں سے مستی
نگاہیں چرانے کے دن آ رہے ہیں
۴۸ نقشِ فریادی

جان جائیں گے جاننے والے
فیضؔ فرہاد و جم کی بات کرو
۳۲ دستِ صبا

جانے کس پر ہوا مہرباں قاتل
بے سبب مرگِ ناگہاں کی طرح
۶۱ دستِ تہِ سنگ

جانے کس رنگ میں تفسیر کریں اہلِ ہوس
مدحِ زلف و لب و رخسار کروں یا نہ کروں
۳۴ دستِ صبا

جانے کیا وضع ہے اب رسمِ وفا کی اے دل
وضعِ دیرینہ پہ اصرار کروں یا نہ کروں
۳۴ دستِ صبا

جاؤ اب سو رہو ستارو
درد کی رات ڈھل چلی ہے
۴ زنداں نامہ

جب تجھے یاد کر لیا صبح مہک مہک اٹھی
جب ترا غم جگا لیا رات مچل مچل گئی
۲۵ زنداں نامہ

جب تک نصیب تھا ترا دیدار دیکھنا جس سمت دیکھنا گل و گلزار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیٔ سینا
جذبِ مسافران رہِ یار دیکھنا سر دیکھنا نہ سنگ نہ دیوار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیٔ سینا
جس خاک میں مل کر خاک ہوئے وہ سرمۂ چشمِ خلق بنی جس خار پہ ہم نے خوں چھڑکا ہم رنگِ گلِ طناز کیا	۴۱	سرِ وادیٔ سینا
جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آنی جانی ہے اس جاں کی تو کوئی بات نہیں	۳۷	زنداں نامہ
جس کی دید و طلب وہم سمجھے تھے ہم روبرو پھر سرِ رہ گزار آگیا صبحِ فردا کو پھر دل ترسنے لگا عمرِ رفتہ ترا اعتبار آگیا	۱	دستِ تہِ سنگ
جگہ جگہ پہ تھے ناصح تو کو بہ کو دلبر انہیں پسند انہیں ناپسند کیا کرتے	۴۵	دستِ سنگ
جل اٹھے بزمِ غیر کے در و بام جب بھی ہم خانماں خراب ہوئے	۲	دستِ سنگ
جمے گی کیسے بساطِ یاراں کہ شیشہ و جام بجھ گئے ہیں سجے گی کیسے شبِ نگاراں کہ دل سرِ شام بجھ گئے ہیں	۱۴	دستِ تہِ سنگ

خیر ہیں اہلِ دیر جیسے ہیں آپ اہلِ حرم کی بات کرو	۳۲	دستِ صبا
دامنِ درد کو گلزار بنا رکھا ہے آؤ اک دن دلِ پرخوں کا ہنر تو دیکھو	۴۶	زنداں نامہ
دردِ شبِ ہجراں کی جزا کیوں نہیں دیتے خونِ دلِ وحشی کا صلا کیوں نہیں دیتے	۶	دستِ تہِ سنگ
درِ قفس پہ اندھیرے کی مہر لگتی ہے تو فیضؔ دل میں ستارے ابھرنے لگتے ہیں	۱۲	دستِ صبا
دستِ صیاد بھی عاجز ہے کفِ گلچیں بھی بوئے گل ٹھہری نہ بلبل کی زباں ٹھہری ہے	۳	دستِ صبا
دستِ فلک میں گردشِ تقدیر تو نہیں دستِ فلک میں گردشِ ایام ہی تو ہے	۵۶	زنداں نامہ
دلبری ٹھہرا زبانِ خلق کھلوانے کا نام اب نہیں لیتے پری رو زلف بکھرانے کا نام	۲۰	دستِ صبا
دل رہینِ نیاز ہو جائے بے کسی کارساز ہو جائے	۵۴	نقشِ فریادی

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گذار کے	۱۸	نقش فریادی
دیکھیں ہیں کون کون ضرورت نہیں رہی کوئے ستم میں سب کو خفا کر چکے ہیں ہم	۳۵	دست صبا
ذکر دوزخ بیان حور و قصور بات گویا یہیں کہیں کی ہے	۱۳	دست صبا
رات مہکی ہوئی آئی ہے کہیں سے پوچھو آج بکھرائے ہوئے زلف طرحدار ہے کون	۳۰	زنداں نامہ
راز الفت چھپا کے دیکھ لیا دل بہت کچھ جلا کے دیکھ لیا	۱۹	نقش فریادی
رت بدلنے لگی رنگ دل دیکھنا رنگ گلشن سے اب حال کھلتا نہیں زخم چھلکا کوئی یا کوئی گل کھلا اشک امڈے کہ ابر بہار آگیا	۱	دست تہ سنگ
رقص مے تیز کرو ساز کی لے تیز کرو سوئے میخانہ سفیران حرم آتے ہیں	۱۷	دست صبا
رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام	۲۰	دست صبا

رہِ خزاں میں تلاشِ بہار کرتے رہے
شبِ سیہ سے طلبِ حسنِ یار کرتے رہے
زنداں نامہ ۲۱

زیرِ لب ہے ابھی تبسم دوست
منتشر جلوۂ بہار نہیں
نقشِ فریادی ۳۳

ساری دنیا سے دور ہو جائے
جو ذرا تیرے پاس ہو بیٹھے
نقشِ فریادی ۷

ساغر تو کھنکتے ہیں شراب آئے نہ آئے
بادل تو گرجتے ہیں گھٹا برسے نہ برسے
نقشِ فریادی ۸

سایۂ چشم میں حیراں رخِ روشن کا جمال
سرخیٔ لب میں پریشاں تری آواز کا رنگ
سرِ وادیٔ سینا ۶۳

سب قتل ہو کے تیرے مقابل سے آئے ہیں
ہم لوگ سرخرو ہیں کہ منزل سے آئے ہیں
زنداں نامہ ۲۲

ستم کی رسمیں بہت تھیں لیکن نہ تھی تری انجمن سے پہلے
سزا خطائے نظر سے پہلے عتاب جرمِ سخن سے پہلے
زنداں نامہ ۲۳

سرِ خسرو سے نازِ کجکلاہی چھن بھی جاتی ہے
کلاہِ خسروی سے بوئے سلطانی نہیں جاتی
نقشِ فریادی ۴۴

صفِ زاہداں ہے تو بے یقیں صفِ میکشاں ہے تو بے طلب — ۴۹ — سرِ وادیٔ سینا
نہ وہ صبح ورد و وضو کی ہے نہ وہ شام جام و سبو کی ہے

ضیائے بزمِ جہاں بار بار ماند ہوئی — ۲۱ — زنداں نامہ
حدیثِ شعلہ رخاں بار بار کرتے رہے

طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا — ۳۱ — سرِ وادیٔ سینا
گل ہو نہ جائے مشعلِ رخسار دیکھنا

بجز اہلِ ستم کی بات کرو — ۳۲ — دستِ صبا
عشق کے دم قدم کی بات کرو

عشق دل میں رہے تو رسوا ہو — ۵۴ — نقشِ فریادی
لب پہ آئے تو راز ہو جائے

عشق منت کشِ قرار نہیں — ۳۴ — نقشِ فریادی
حسن مجبورِ انتظار نہیں

عمر بے سود کٹ رہی ہے فیضؔ — ۵۴ — نقشِ فریادی
کاش افشائے راز ہو جائے

عمر کے ہر ورق پہ دل کو نظر — ۲ — دستِ صبا
تری مہر و وفا کے باب آئے

غرورِ سرو سمن سے کہہ دو کہ پھر وہی تاجدار ہوں گے　　۲۳　　زنداں نامہ
جو خار و خس والیٔ چمن تھے عروجِ سرو سمن سے پہلے

غمِ جہاں ہو غمِ یار ہو کہ تیرِ ستم　　۴۲　　دست صبا
جو آئے آئے کہ ہم دل کشادہ رکھتے ہیں

فقیہہ شہر سے مے کا جواز کیا پوچھیں　　۵۳　　دست صبا
کہ چاندنی کو بھی حضرت حرام کہتے ہیں

فکرِ دلداریٔ گلزار کروں یا نہ کروں　　۳۴　　دست صبا
ذکرِ مرغانِ گرفتار کروں یا نہ کروں

فیضؔ ان کو ہے تقاضائے وفا ہم سے جنہیں　　۲۰　　دست صبا
آشنا کے نام سے پیارا ہے بیگانے کا نام

فیضؔ اوجِ خیال سے ہم نے　　۱۳　　دست صبا
آسماں سندھ کی زمیں کی ہے

فیضؔ تکمیلِ آرزو معلوم　　۱۵　　نقش فریادی
ہو سکے تو یونہی بسر کر دے

فیضؔ تکمیلِ غم بھی ہو نہ سکی　　۱۹　　نقش فریادی
عشق کو آزما کے دیکھ لیا

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو — ۴۷ — زنداں نامہ
کہیں تو بہرِ خدا آج ذکرِ یار چلے

کب تک ابھی رہ دیکھیں اے قامتِ جانانہ — ۳۶ — دستِ تہِ سنگ
کب حشر معیں ہے تجھ کو تو خبر ہو گی

کب تک سنے گی رات، کہاں تک سنائیں ہم — ۲۷ — دستِ تہِ سنگ
شکوے گلے سب آج ترے رو برو کریں

کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہو گی — ۳۶ — دستِ تہِ سنگ
سنتے تھے وہ آئیں گے سنتے تھے سحر ہو گی

کب جان لہو ہو گی کب اشک گہر ہو گا — ۳۶ — دستِ تہِ سنگ
کس دن تری شنوائی اے دیدۂ تر ہو گی

کب مہکے گی فصلِ گل کب بہکے گا مے خانہ — ۳۶ — دستِ تہِ سنگ
کب صبحِ سخن ہو گی کب شامِ نظر ہو گی

کبھی تو صبح ترے کنجِ لب سے ہو آغاز — ۴۷ — زنداں نامہ
کبھی تو شب سرِ کاکل سے مشکبار چلے

کبھی کبھی آرزو کے صحرا میں آکے رکتے ہیں قافلے سے — ۳۸ — دستِ صبا
وہ ساری باتیں لگاؤ کی سی وہ سارے عنواں وصال کے سے

گویا اس سوچ میں ہے دل میں لہو بھر کے گلاب — ۳۴ دستِ صبا
دامن و جیب کو گلنار کروں یا نہ کروں

لاکھ پیغام ہو گئے ہیں — ۴ زنداں نامہ
جب صبا ایک پل چلی ہے

لٹ رہی ہے مری متاعِ نیاز — ۱۵ نقشِ فریادی
کاش وہ اس طرف نظر کر دے

لطف کا انتظار کرتا ہوں — ۵۴ نقشِ فریادی
جور تا حد ناز ہو جائے

لو سنی گئی ہماری یوں پھرے ہیں دن کہ پھر سے — ۶۴ دستِ تہِ سنگ
وہی گوشۂ قفس ہے وہی فصلِ گل کا ماتم

لو وصل کی ساعت آ پہنچی پھر حکمِ حضوری پر ہم نے — ۴۱ سرِ وادیِ سینا
آنکھوں کے دریچے بند کئے اور سینے کا در باز کیا

ماضی میں جو مزا مری شام و سحر میں تھا — ۳۹ نقشِ فریادی
اب وہ فقط تصورِ شام و سحر میں ہے

مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے — ۶ دستِ تہِ سنگ
منصف ہو تو اب حشر اٹھا کیوں نہیں دیتے

منظور یہ تلخی یہ ستم ہم کو گوارا
دم ہے تو مداوائے الم کرتے رہیں گے
۵۷ دست صبا

مے خانہ سلامت ہے تو ہم سرخیٔ مے سے
تزئینِ در و بامِ حرم کرتے رہیں گے
۵۷ دست صبا

مے خانے میں عاجز ہوئے آزردہ دلی سے
مسجد کا نہ رکھا ہمیں آشفتہ سری نے
۵۵ دست تہ سنگ

میدانِ وفا دربار نہیں یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں
عاشق تو کسی کا نام نہیں کچھ عشق کسی کی ذات نہیں
۳۷ زنداں نامہ

میری خاموشیوں میں لرزاں ہے
میرے نالوں کی گمشدہ آواز
۱۶ نقش فریادی

میری قسمت سے کھیلنے والے
مجھ کو قسمت سے بے خبر کر دے
۱۵ نقش فریادی

ناموسِ جان و دل کی بازی لگی تھی ورنہ
آساں نہ تھی کچھ ایسی راہِ وفا شعاراں
۶۰ دست صبا

نصیب آزمانے کے دن آ رہے ہیں
قریب ان کے آنے کے دن آ رہے ہیں
۴۸ نقش فریادی

نہ یہ غم نیا نہ ستم نیا کہ تری جفا کا گلا کریں — ۴۹ — سرِ وادیٔ سینا
یہ نظر تھی پہلے بھی مضطرب یہ کسک تو دل میں کبھو کی ہے

واعظ ہے نہ زاہد ہے ناصح ہے نہ قاتل ہے — ۳۶ — دستِ تہِ سنگ
اب شہر میں یاروں کی کس طرح بسر ہو گی

واں ملتِ بوالہوساں اور شورِ وفا جوئی — ۵۸ — سرِ وادیٔ سینا
یاں خلوتِ کم سخناں اور لذتِ رسوائی

وصل کی شب تھی تو کس درجہ سبک گزری تھی — ۳ — دستِ صبا
ہجر کی شب ہے تو کیا سخت گراں گزری ہے

وفائے وعدہ نہیں وعدۂ دگر بھی نہیں — ۱۵ — نقشِ فریادی
وہ مجھ سے روٹھے تو تھے لیکن اس قدر بھی نہیں

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا — ۱۱ — دستِ صبا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

وہ تو وہ ہے تمہیں ہو جائے گی الفت مجھ سے — ۴۶ — زنداں نامہ
اک نظر تم میرا محبوب نظر تو دیکھو

وہ تیرگی ہے رہِ بتاں میں چراغِ رخ ہے نہ شمعِ وعدہ — ۱۴ — دستِ تہِ سنگ
کرن کوئی آرزو کی لاؤ کہ سب در و بام بجھ گئے ہیں

باب دوم

منظومات

(۱) نظموں کی کل تعداد

شعری مجموعہ	کل نظمیں
نقش فریادی	۳۱
دست صبا	۲۱
زنداں نامہ	۱۱
دست تہ سنگ	۱۵
سروادیٔ سینا	۳۰
	کل تعداد ۱۰۸

نظمیں (۲)

(عنوانات حروف تہجی کے اعتبار سے)

اختصارات: ن ف = نقش فریادی
دص = دست صبا
زن = زنداں نامہ
دت س = دست تہ سنگ
س وس = سر وادئ سینا

نمبر	عنوانات	شعری مجموعہ
	ا	
۱	آجاؤ افریقا	زن
۲	آج بازار میں پابجولاں چلو	دت س
۳	آج کی رات	ن ف
۴	آخری خط	ن ف
۵	آرزو	س وس
۶	ادیبوں کے امدادی فنڈ کیلئے سفارش	س وس
۷	اقبال	ن ف
۸	اگست ۱۹۵۲ء	دص
۹	اگست ۱۹۵۵ء	زن
۱۰	انتساب	س وس
۱۱	انتظار	ن ف
۱۲	انتہائے کار	ن ف
۱۳	انجام	ن ف
۱۴	اے حبیب عنبر دست	زن
15	اے دل بیتاب ٹھہر	دص
۱۶	ایرانی طلبہ کے نام	دص
۱۷	اے روشنیوں کے شہر	زن
۱۸	ایک راہگزر پر	ن ف
19	ایک شہر آشوب کا آغاز	س وس

(۳) نظموں کا پہلا مصرعہ

(حروف تہجی کے اعتبار سے)

نمبر	مصرعہ	نظم	شعری مجموعہ
	ا		
۱	آ جاؤ میں نے سن لی ترے ڈھول کی ترنگ	آ جاؤ افریقا	ز ن
۲	آج سے بارہ برس پہلے بڑا بھائی مرا	بھائی	س و س
۳	آج کے دن نہ پوچھو مرے دوستو	خورشید محشر کی لو	س و س
۴	آج کے نام	انتساب	س و س
۵	آج کی رات ساز درد نہ چھیڑ	آج کی رات	ن ف
۶	آسماں کی گود میں دم توڑتا ہے طفل ابر	شہر یاراں	د ت س
۷	آکر وابستہ ہیں اس حسن کی یادیں تجھ سے	رقیب سے	ن ف
۸	آؤ کہ مرگ سوز محبت منائیں ہم	مرگ سوز محبت	ن ف
۹	آئیے ہاتھ اٹھائیں ہم بھی	دعا	س و س
۱۰	آیا ہمارے دیس میں اک خوش نوا فقیر	اقبال	ن ف
۱۱	اب بزم سخن صحبت لب سوختگاں ہے	ایک شہر آشوب کا آغاز	س و س
۱۲	اب سعی کا امکاں اور نہیں پرواز کا مضمون ہو بھی چکا	شورش بربط و نے	د ص
۱۳	اٹھو اب ماٹی سے اٹھو	سپاہی کا مرثیہ	س و س
۱۴	اس طرح ہے کہ ہر اک پیڑ کوئی مندر ہے	شام	د ت س
۱۵	اس نے جب بولنا نہ سیکھا تھا	داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا	س و س
۱۶	اس ہوس میں کہ پکارے جرس گل کی صدا	جرس گل کی صدا	س و س

ن

و

ہ

ی

(۴) مصرعے

جن میں تخلص استعمال ہوا ہے

نمبر	مصرعہ	نظم	شعری مجموعہ
۱	فیضؔ دلوں کے بھاگ میں ہے گھر بھرنا بھی لُٹ جانا بھی	مرثیے	س دس
۲	کیا ہے فیضؔ دردِ دل، در فلک سے بلند	ٹوٹی جہاں جہاں کمند	س دس
۳	لب پہ ہے تلخیٔ مئے ایام ورنہ فیضؔ	واسوخت	زن
۴	ہے دشت اب بھی دشت مگر خونِ پا سے فیضؔ	اگست ۱۹۵۲ء	دس

باب سوم

قطعات

(ا) قطعات

(کل تعداد، مجموعوں کے لحاظ سے)

شعری مجموعہ	قطعات
نقشِ فریادی	۴
دستِ صبا	۸
زنداں نامہ	۷
دستِ تہِ سنگ	۷
سرِ وادیٔ سینا	۶
	۳۲

(۲) قطعات

(پہلا مصرعہ، حروف تہجی کے اعتبار سے)

نمبر	مصرعہ	شعری مجموعہ
	ا	
۱	آج تنہائی کسی ہمدم دیریں کی طرح	دست تہ سنگ
۲	آ گئی فصل جنوں چاک گریباں والو	دست تہ سنگ
۳	اک سخن مطرب زیبا کہ سلگ اٹھے بدن	سر وادیٔ سینا
۴	ان دنوں رسم و رہ شہر نگاراں کیا ہے	دست تہ سنگ
	ب	
۵	بھر حشر کے ساماں ہوئے ایوان ہوس میں	دست صبا
	ت	
۶	ترا جمال نگاہوں میں لے کے اٹھا ہوں	دست صبا
۷	تمام شب دل وحشی تلاش کرتا ہے[1]	زنداں نامہ
۸	تمہارے حسن سے رہتی ہے ہمکنار نظر	زنداں نامہ
	ج	
۹	جاں بیچنے کو آئے تو بے دام بیچ دی لے	دست صبا
	د	
۱۰	دل رہین غم جہاں ہے آج	نقش فریادی
۱۱	دیدۂ تر پہ وہاں کون نظر کرتا ہے	سر وادیٔ سینا

[1] اس قطعہ پر عنوان "دامن یوسف" تحریر ہے

؎۳ یہ قطعہ "دستِ تہ سنگ" میں بھی بعینہٖ نقل ہوا ہے۔

؎۴ میخانوں — "دستِ تہ سنگ"

؎۵ یہ قطعہ "دستِ تہ سنگ" میں بھی نقل ہوا ہے

ن

و

ہ

ی

فردیات

فیض کا کہا ہوا صرف ایک فرد "نقش فریادی" میں تحریر ہے

(۱) ادائے حسن کی معصومیت کو کم کر دے
گناہ گار نظر کو حجاب آتا ہے

اس کے علاوہ دو فردیات ترجمہ ہیں۔ جو "سر وادیٔ سینا" (کے پہلے ایڈیشن) میں رسول حمزہ کے افکار میں شامل ہیں۔ ایک "ایک چٹان کے لئے کتبہ" عنوان کے تحت ہے

(۲) جواں مردی اسی رفعت پہ پہنچی
جہاں سے بزدلی نے جست کی تھی

اور دوسرا یہ ہے

(۳) مرد دانا پہ کے احمق سے کبھی بدتر ہوا
اور کبھی برعکس بھی اس کے ہوا اکثر ہوا

بابِ چہارم

متفرقات

(۱) شعری مجموعوں کی اشاعت اوّل

نقش فریادی	۱۹۴۰ء
دست صبا	۱۹۵۲ء
زنداں نامہ	۱۹۵۶ء
دست تہ سنگ	۱۹۶۵ء
سر وادیٔ سینا	۱۹۷۱ء

(۲) ناتمام شعری تخلیقات

۱، غزل

پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	زنداں نامہ

۲، نظم

	پہلا مصرعہ	عنوان	دیوان
۱	رات باقی تھی ابھی جب سر بالیں آکر	زنداں کی ایک صبح	دست صبا
۲	آج کے نام	انتساب	سر وادیٔ سینا

(۳) تراجم

۱۔ نظم

نمبر	پہلا مصرعہ	عنوان	شاعر	شعری مجموعہ
۱	مجھے دے دے رسیلے ہونٹ، معصومانہ پیشانی، حسیں آنکھیں	حسینۂ خیال سے	براؤننگ	نقش فریادی
۲	برکھا برسے چھت پر، میں تیرے سپنے دیکھوں	میں تیرے سپنے دیکھوں	رسول حمزہ	سرِوادیٔ سینا
۳	آج سے بارہ برس پہلے بڑا بھائی مرا	بھائی	"	"
۴	اس نے جب بولنا سیکھا تھا	داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا	"	"
۵	مجھے معجزوں پہ یقیں نہیں، مگر آرزو ہے کہ جب قضا	آرزو	"	"
۶	میرے آبا کہ تھے نامحرم طوق و زنجیر	بہ نوکِ شمشیر	"	"
۷	شاعر کا جشن سالگرہ ہے شراب لا	سالگرہ	"	"
۸	تیرگی جال ہے اور بھالا ہے نور	تیرگی جال ہے، اور بھالا ہے نور	"	"
۹	گر کسی طور ہر اک الفت جاناں کا خیال	نسخۂ الفت مرا	"	"
۱۰	فنڈ والوں سے گزارش ہے کہ کچھ صدقۂ زر	ادیبوں کے امدادی فنڈ کے لئے سفارش	"	"

۲۔ قطعہ (پہلا مصرعہ)

۱۱	ہم نے دیکھا ہے میگساروں کو		رسول حمزہ	سرِوادیٔ سینا

۳۔ فردیات (مکمل)

۱	ہے اہل دل کے لئے اب یہ نظم بست وکشاد کہ سنگ وخشت مقید ہیں اور سگ آزاد از: سنگ ہا را بستند وسگاں را کشادند	سعدی	دست صبا
۲	جواں مردی اسی رفعت پہ پہنچی جہاں سے بزدلی نے جست کی تھی بعنوان: ایک چٹان کے لئے کتبہ	رسول حمزہ	سروادیٔ سینا
۳	مرد دانا پہ کے احمق سے کبھی بدتر ہوا اور کبھی برعکس بھی اس کے ہوا اکثر ہوا	رسول حمزہ	سروادیٔ سینا

(۴) معنون کردہ شعری تخلیقات

۱۔ غزلیں

نمبر	پہلا مصرعہ	نذر	شعری مجموعہ
۱	نکرِ دلداریٔ گلزار کروں یا نہ کروں	سوداؔ	دست صبا
۲	کسی گماں پہ توقع زیادہ رکھتے ہیں	غالبؔ	دست صبا

۲ نظمیں

نمبر	پہلا مصرعہ	عنوان	نذر	شعری مجموعہ
۱	کسی کے دست عنایت نے کنج زنداں میں	اے حبیب عنبر دست	ایک اجنبی خاتون کے نام، خوشبو کا تحفہ وصول ہونے پر	زنداں نامہ
۲	اک ذرا سوچنے دو	سوچنے دو	آندرے وزنیسن سکی	سروادیٔ سینا

(۵) منظوم تخلیقات کی تاریخیں

ا غزلیں

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	جولائی ۱۹۵۳ء	جناح ہسپتال کراچی	شام فراق اب نہ پوچھ آئی اور آکے ٹل گئی	زنداں نامہ
۲	״ ״ ״	جناح ہسپتال کراچی	صبح کی آج جو رنگت ہے وہ پہلے تو نہ تھی	״ ״
۳	۲۱ نومبر ۱۹۵۳ء	منٹگمری جیل	بات بس سے نکل چلی ہے	״ ״
۴	۲۹ جنوری ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے	״ ״
۵	۹ مارچ ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	ہم پر تمہاری چاہ کا الزام ہی تو ہے	״ ״
۶	۱۷، ۲۳ مئی ۵۴ء	حیدرآباد جیل	ستم کی رسمیں بہت تھیں لیکن نہ تھی تری انجمن سے پہلے	״ ״
۷	۱۷ جون ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	کچھ محتسبوں کی خلوت میں کچھ واعظ کے گھر جاتی ہے	״ ״
۸	۳۱ اگست	جناح ہسپتال کراچی	رہ خزاں میں تلاش بہار کرتے رہے	״ ״
۹	مارچ ۱۹۵۶ء	لاہور	یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	״ ״
۱۰	مارچ ۱۹۵۷ء	لاہور	تری امید ترا انتظار جب سے ہے	״ ״
۱۱	۴ مارچ ۱۹۵۷ء	منٹگمری جیل	گرمیٔ شوق نظارا کا اثر تو دیکھو	״ ״
۱۲	۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء	لاہور جیل	بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے	دستِ تہِ سنگ
۱۳	فروری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	یہ جفائے غم کا چارہ وہ نجات دل کا عالم	״ ״ ״
۱۴	جولائی ۱۹۵۹ء	—	ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے جاں نثار چلے گئے	״ ״ ״
۱۵	دسمبر ۱۹۵۹ء	—	کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہوگی	״ ״ ״
۱۶	مئی ۱۹۶۲ء	—	یک بیک شورش فغاں کی طرح	״ ״ ״

۱۷	۱۹۶۲ء	لندن	ہر سمت پریشاں تری آمد کے قرینے	دستِ تہِ سنگ
۱۸	اپریل ۱۹۶۵ء	—	یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ	سرِ وادیٔ سینا
۱۹	ستمبر ۱۹۶۵ء	—	کس حرف پہ تو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غماز کیا	" "
۲۰	۱۹۶۶ء	—	کیے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے	" "
۲۱	۱۹۶۷ء	—	طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا	" "
۲۲	۱۹۶۷ء	—	نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی نہ کسی کو فکر رفو کی ہے	" "
۲۳	۲۳ مارچ ۱۹۷۱ء	—	شرحِ بیدردیٔ حالات نہ ہونے پائی	" "

۲، نظمیں

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	عنوان	شعری مجموعہ
۱	۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء	—	نوحہ	دستِ صبا
۲	۲۸، ۲۹ اپریل ۵۳ء	حیدرآباد جیل	اے حبیبِ عنبر دست	زنداں نامہ
۳	۱۲ اکتوبر، ۳ نومبر ۵۳ء	منٹگمری جیل	ملاقات	"
۴	۲۴ نومبر ۱۹۵۳ء	منٹگمری جیل	واسوخت	" "
۵	۲۸ مارچ، ۱۵ اپریل ۱۹۵۴ء	لاہور جیل، منٹگمری جیل	اے روشنیوں کے شہر	" "
۶	۱۵ مئی ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے	" "
۷	یکم دسمبر ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	درد آئے گا دبے پاؤں	" "
۸	دسمبر ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	دریچہ	" "
۹	۱۴ جنوری ۵۵ء	منٹگمری جیل	آجاؤ افریقا	" "
۱۰	۳۰ مارچ ۵۵ء	منٹگمری جیل	یہ فصل امیدوں کی ہمدم	" "
۱۱	۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء	منٹگمری جیل	بنیاد کچھ تو ہو	" "

۱۲	۱۴ اگست ۵۵ء	کراچی	اگست ۱۹۵۵ء	زنداں نامہ
۱۳	جولائی ۱۹۵۶ء	یانگ چاؤ (چین)	سفر نامہ	دست تہ سنگ
۱۴	مارچ ۱۹۵۷ء	—	جشن کا دن	״ ״ ״
۱۵	جنوری ۱۹۵۸ء	—	تم یہ کہتے ہو اب کوئی چارہ نہیں	״ ״ ״
۱۶	جنوری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	شورشِ زنجیر بسم اللہ	״ ״ ״
۱۷	۱۱ فروری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	آج بازار میں پا بجولاں چلو	״ ״ ״
۱۸	مارچ ۱۹۵۹ء	زندان قلعہ لاہور	قید تنہائی	״ ״ ״
۱۹	جون ۱۹۵۹ء	—	حمد	״ ״ ״
۲۰	نومبر ۱۹۶۰ء	—	دو مرثیے	״ ״ ״
۲۱	دسمبر ۱۹۶۱ء	—	کہاں جاؤ گے	״ ״ ״
۲۲	۱۹۶۲ء	لندن	خوشا ضمانتِ غم	״ ״ ״
۲۳	اگست ۱۹۶۳ء	ماسکو	رنگ ہے دل کا مرے	״ ״ ״
۲۴	۱۹۶۳ء	لندن	جب تیری سمندر آنکھوں میں	״ ״ ״
۲۵	۱۹۶۳ء	ماسکو	پاس رہو	״ ״ ״
۲۶	۱۹۶۴ء	ماسکو	منظر	״ ״ ״
۲۷	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	لہو کا سراغ	سرِ وادیِ سینا
۲۸	مارچ ۱۹۶۵ء	کراچی	یہاں سے شہر کو دیکھو	״ ״
۲۹	جون ۱۹۶۵ء	—	غم نہ کر، غم نہ کر	״ ״
۳۰	ستمبر ۱۹۶۵ء	—	بلیک آؤٹ	״ ״
۳۱	اکتوبر ۱۹۶۵ء	—	سپاہی کا مرثیہ	״ ״
۳۲	فروری ۱۹۶۶ء	—	ایک شہر آشوب کا آغاز	״ ״
۳۳	مارچ ۱۹۶۷ء	ماسکو	سوچنے دو	״ ״
۳۴	۱۹۶۷ء عرب اسرائیل جنگ کے بعد	—	سرِ وادیِ سینا	״ ״

۳۵	یوم آزادی ۱۵ اگست ۱۹۶۷ء	—	دعا	سر وادیٔ سینا
۳۶	۱۹۶۷ء	—	ہارٹ اٹیک	" "
۳۷	اگست ۱۹۶۷ء اکتوبر ۱۹۶۷ء	—	مرثیے	" "
۳۸	مارچ، اپریل ۱۹۶۹ء	—	خورشید محشر کی لو	" "
۳۹	مئی جون ۱۹۷۰ء	—	بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے	" "
۴۰	جولائی ۱۹۷۰ء	—	جرس گل کی صدا	" "
۴۱	اگست ۱۹۷۰ء	—	فرش نومیدیٔ دیدار	" "
۴۲	نومبر ۱۹۷۰ء	—	ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند	" "
۴۳	مارچ ۱۹۷۱ء	—	حذر کرو مرے تن سے	" "
۴۴	۸، اپریل ۱۹۷۱ء	—	تہ بہ تہ دل کی کدورت	" "
۴۵	۱۹۷۱ء	—	یار اغیار ہو گئے ہیں	" "

۳، قطعات

نمبر	تاریخ	مقام تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	۱۹۵۱ء	حیدرآباد جیل	تمہارے حسن سے رہتی ہے ہمکنار نظر	زنداں نامہ
۲	اپریل ۱۹۵۷ء	—	آج تنہائی کسی ہمدم دیریں کی طرح	دست تہ سنگ
۳	مارچ ۱۹۵۹ء	قلعۂ لاہور	ہم خستہ تنوں سے محتسبو کیا مال منال کا پوچھتے ہو	" "
۴	اپریل ۱۹۵۹ء	—	آگئی فصل سکوں چاک گریباں والو	" "
۵	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	دیدۂ تر پہ وہاں کون نظر کرتا ہے	سر وادیٔ سینا
۶	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	زنداں زنداں شورِ اناالحق محفل محفل قلقل مے	" "

۷	۱۹۶۶ء	—	دیوارِ شب اور عکسِ رخِ یار سامنے	سرِ وادیٔ سینا
۸	اگست ۱۹۶۸ء	—	ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیماں بھی ہے	؍؍ ؍؍ ؍؍
۹	جون ۱۹۷۰ء	—	اک سخن مطربِ زیبا کہ سلگ اٹھے بدن	؍؍ ؍؍ ؍؍

(۶) تخلیقات جن پر محض مقامِ تخلیق تحریر ہے

(ا) غزلیں

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	—	منٹگمری جیل	شاخ پر خونِ گل رواں ہے وہی	زنداں نامہ
۲	—	منٹگمری جیل	کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں کب ہات میں تیرا ہات نہیں	زنداں نامہ

(ب) قطعہ

۱	—	جناح ہسپتال کراچی	کھلے جو ایک دریچے میں آج حسن کے پھول	زنداں نامہ

(۷) شعری مجموعوں کے انتساب

شعری مجموعہ	انتساب
دستِ صبا	کلثوم کے نام
سرِ وادیٔ سینا	مریم (سلگا نیک) کے نام

(۸) شعری مجموعوں میں اساتذہ کے منقولہ اشعار

شعری مجموعہ	اشعار	شاعر
نقش فریادی	۱ بروائے عقل و منہ منطق و حکمت در پیش کہ مرا نسخۂ غمہائے فلاں در پیش است	عرفی
	۲ دے بلغر و ختم جانے خریدم	نظامی
دست صبا	نفس باد صبا مشک فشاں خواہد شد عالم پیر دگر بارہ جواں خواہد شد	حافظ
زنداں نامہ	۱ اے ساکنان کنج قفس؛ صبح کو صبا سنتی ہی جائے گی سوئے گلزار کچھ کہو	سودا
	۲ خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی بجز بنائے محبت کہ خالی از خلل است	حافظ
دست تہ سنگ	۱ مجبوری و دعوائے گرفتاریٔ الفت دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے	غالب
	۲ کون ہوتا ہے حریف مے مردافگن عشق ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد	غالب
	۳ ترا دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں	ذوق
سر وادیٔ سینا	موسم آیا تو نخل دار پہ میر سر منصور ہی کا بار آیا	میر

(۹) شعری مجموعوں پر دیگر افراد کے دیباچے اور دوسری تحریریں

کتاب		عنوان	تاریخ
نقشِ فریادی	۱	دیباچہ	۱۹۴۰ء
	۲	طبع ثانی	مئی ۱۹۴۳ء
دستِ صبا		ابتدائیہ	۱۶ ستمبر ۱۹۵۲ء
دستِ تہِ سنگ		فیض از فیض	ندارد

(۱۰) فیض کے خود نوشتہ دیباچے

	دیباچہ	عنوان
نقشِ فریادی	ن۔م۔ راشد	مقدمہ
زنداں نامہ	سید سجاد ظہیر	سرآغاز
	سابق میجر محمد اسحاق	روداد قفس
سروادیٔ سینا	مرزا ظفر الحسن	عرض مرتب
	دی۔جی کیرنن	
	ترجمہ / سحر انصاری	فیض
	الیگزانڈر سرکوف	ایک حوصلہ مند دل
	ترجمہ / سحر انصاری	کی آواز

باب پنجم

تراکیب شعری

اختصارات

غ — غزل

ف — فرد

ق — قطعہ

ن — نظم

ذیل میں حروف کے ساتھ شعری تخلیقات کے نمبر درج کئے گئے ہیں۔ اور یہ ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے دیئے گئے مصرعوں یا عنوانات (یا فردیات کے نمبر شمار) کے مطابق ہے۔

باب ششم
غیر مدون کلام

(ا) غزلیں

شمار	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	مقام و تاریخ تخلیق
۱	اگر واعظ کو وہ کافر دکھا اک بھی جھلک جاتے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۶۵	جنوری ۱۹۷۲ء
۲	تجھے پکارا ہے بے ارادہ	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۶	—
۳	جس روز قضا آئے گی	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۹	کراچی لاہور جون ۱۹۷۲ء
۴	حسرتِ دید میں گزراں ہیں زمانے کب سے	پیغام (کراچی) جولائی ۱۹۷۶ء، ص ۴۳؛ غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۷، ۳۸۸	—
۵	خوشی سے دل نے سبھی بے وفائیاں کیا کیا	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۸	—
۶	فریبِ دوستی غیرت کو میری کب گوارا ہے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۶۵ مشاعرہ لوح و قلم (کراچی ۱۹۷۳ء)	اکتوبر ۱۹۷۱ء
۷	نالاں ہے خونِ خلق ہر اک در کے سامنے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۸ غالب، جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء، ص ۱۰	دسمبر ۱۹۷۱ء
۸	ہم کہ ٹھہرے اجنبی اتنی مداراتوں کے بعد	غبارِ خاطر (اورنگ آباد) جنوری ۱۹۷۵ء، ص ۶ غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۷ غبارِ خاطر (اورنگ آباد) جنوری ۱۹۷۵ء، ص ۶	—
۹	ہم نے سب شعر میں سنوارے تھے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۵ء، ص ۱۵ غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۶	—
۱۰	ہمیں سے اپنی نوا ہم کلام ہوتی رہی	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۵ غبارِ خاطر (اورنگ آباد) جنوری ۱۹۷۵ء، ص ۶	—
۱۱	یہ موسمِ گل گرچہ طرب خیز بہت ہے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۵ء، ص ۱۵ غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۸۵	—

نظمیں (۲)

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	مقام و تاریخ تخلیق
۱	اعتراف	یہ مانتا ہوں کہ تم سے مجھے محبت ہے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۸	مارچ ۱۹۳۴ء
۲	اقبالؒ	زمانہ تھا کہ ہر فرد انتظار موت کرتا تھا	'افکار' فیض نمبر ص ۴۷، 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۲	—
۳	اسیر سحر کی بات سنو	جگر دریدہ ہوں چاک جگر کی بات سنو	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۵	—
۴	انقلاب روس	مرغ بسمل کی مانند شب تلملائی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۷۷	—
۵	اے شام مہرباں ہو	اے شام شہر یاراں	'پاکستانی ادب' نومبر ۱۹۷۴ء ص ۳۷۔ 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۱	—
۶	اے وطن اے وطن	تیرے پیغام پر اے وطن اے وطن	'افکار' فیض نمبر ص ۴۳	—
۷	بہار آئی	بہار آئی تو جیسے یک بار	'پاکستانی ادب' اپریل ۱۹۷۵ء ص ۲۳ - 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۲	—

۸	پرسا، پرسو، پرس رام	ایک لڑکا جس کا "پرسا" نام تھا [1]	"افکار" فیض نمبر ص ۵۳	—
۹	پیغام	حریف صورت زیبا ہو آئینہ جیسے	مجلہ "سحر" سرسید گرلز کالج کراچی ۷۴-۱۹۷۳ء ص ۳	—
۱۰	تب اور اب	زمین و آسمان دن رات سرد و گرم دنیا کے	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۴	جون ۱۹۳۱ء
۱۱	تو اور میں	تھی تیرے شبستان میں جب انجمن آرائی	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۶	نومبر ۱۹۳۲ء
۱۲	جام الوداع (سجاد ظہیر کو خراج عقیدت)	نہ اب ہم ساتھ سیر گل کریں گے	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۰	—
۱۳	حسین شہید سہروردی	کس طرح بیاں ہو تیرا پیرایۂ تقریر	"غالب" جولائی تا ستمبر ۱۹۷۵ء، "غالب" اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۰۰	—
۱۴	دل بیتاب	شباب کوئے الفت کی احتیاج سہی	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۷	۱۹۳۳ء
۱۵	راز زندگی	دفور غم سے چھا جاتی ہے جب دل پر پریشانی	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۳	اپریل مئی ۱۹۳۱ء
۱۶	سرآغاز	شاید کبھی افشا ہو نگاہوں پہ تمہاری	"افکار" فیض نمبر ص ۹۴، "غالب" اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۷۸	۱۲ اپریل ۱۹۶۵ء
۱۷	سلیمہ کی سالگرہ	صبح ہنستے ہوئے بہت سے پھول		
۱۸	شادی کی خوشی میں	سجاؤ بزم در میکدہ کشادہ کرو	"افکار" فیض نمبر ص ۲۴۰، "غالب" اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۷۹	۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء
۱۹	شام غم	ہر گھڑی عکس رخ یار لئے پھرتی ہے	"افکار" فیض نمبر ص ۹۶، "غالب" اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۶۷	—

[1] یہ نظم دراصل فیض سے منسوب کی گئی ہے جبکہ یہ ان کی نہیں ہے۔

۲۰	قحطِ وفا	ہم کیا کرتے کس راہ چلتے	'پاکستانی ادب' دسمبر ۱۹۷۶ء ص ۳۵	—
۲۱	مرثیہ	رات آئی ہے شبیر پہ یلغارِ بلا ہے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۳	—
۲۲	منیزہ کی سالگرہ	ایک منیزہ ہماری بیٹی ہے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۷۳ 'افکار' فیض نمبر ص ۵۱	— —
۲۳	ناداری	جہان رنگ و بو ویراں سی بستی ہے مدت سے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۳	اپریل مئی ۱۹۷۱ء
۲۴	ناز و نیا	موت مجبور تمنا کی بہشت آرزو		
۲۵	نذر	طرب طرزِ تخیل شوق رنگیں کار کی دنیا	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۶	۱۹۳۲ء
۲۶	ہم تو مجبور تھے اس دل سے	ہم تو مجبور تھے اس دل سے کہ جس میں ہردم	'غبار خاطر' (اورنگ آباد) اپریل جولائی ۱۹۷۵ء ص ۵، 'غالب' اپریل جون ۱۹۷۵ء ص ۱۴۲ 'غالب' اپریل جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۴	

(۳) اشعار

شمار	شعر	مطبوعہ
۱	سب دعائیں ہیں نا قبول ہنوز عہد غم کچھ دراز ہو جائے	مجلہ راوی (لاہور) اکتوبر ۱۹۳۳ء غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۵۸
۲	لب بند ہیں ساقی مری آنکھوں کو پلا دے وہ جام جو منت کش صہبا نہیں ہوتا	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۵۸

(۴) قطعات

شمار	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	تاریخ تخلیق
۱	تمہاری صبح حسیں ہو شب قمر کی طرح	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۵۹	۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء
۲	جو پیرہن میں کوئی تار محتسب سے بچا	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۰	۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء
۳	فضائے دل پہ اداسی بکھرتی جاتی ہے	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۰	فروری ۱۹۳۲ء

(۵) گیت

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ
۱	سچا سندر ساتھی	ڈھلتے سورج کے بھگوان	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۵
۲	گیت	بجھ گیا چندا لٹ گیا گھروا باتی بجھ گئی رے	"افکار" فیض نمبر ص ۴۵
۳	موری ارج سنو	موری ارج سنو دستگیر پیر	"پاکستانی ادب" دسمبر ۱۹۷۵ء جنوری ۱۹۷۶ء ص ۹۸

(۶) گیت (فلمی)

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	فلم	مطبوعہ
۱	ایک ہی بنتی	ہے گوتم ہے بھگوان	دور ہے سکھ کا گاؤں	"غالب" اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۴

۲۔ اے وطن تیری للکار پر	تیرے پیغام پر اے وطن اے وطن	جاگو ہوا سویرا	"نقوش" غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳
۳۔ بیت چلی ہے رات	اب کیا دیکھیں راہ تمہاری	جاگو ہوا سویرا	"نقوش" غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳
۴۔ پریم سیوا شانتی	دل دنگ ہوا تن بھنگ ہوا سب آن گئی سب شان گئی	دور ہے سکھ کا گاؤں	"نقوش" غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۶
۵۔ دھرم کا کوئی دوشش نہیں	یہ سچ ہے دھرم تو جگ کے بھلے کو آیا تھا	دور ہے سکھ کا گاؤں	"نقوش" غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۴
۶۔ سکھی ری تیری رات	سکھی رہے تیری رات چندا سکھی رہے تیری رات	دور ہے سکھ کا گاؤں	"افکار" فیض نمبر ص ۵۴ "نقوش" غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۸
۷۔ شام ڈھلی	شام ڈھلی شام ڈھلی شام ڈھلی	جاگو ہوا سویرا	"نقوش" غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳

۸۔ شوقِ دیدار کی منزلیں	منزلیں منزلیں	قسم اس وقت کی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۲
۹۔ کوئی سکھ کا بھید بتاؤ	کوئی سکھ کا بھید بتاؤ سکھ نگری کی راہ بتاؤ	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۷ 'افکار' فیض نمبر، ص ۴۴
۱۰۔ میٹھا بول	پنکھی راجہ رہے پنکھی راجہ میٹھا بول	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۹

(۷) پنجابی کلام

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ
۱	رات دی رات	آج رات اک رات دی جی … ہے کے	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۱
۲	ربا پچیاں توں تے اکھیا سی	ربا پچیاں توں تے اکھیا سی	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۴
۳	گیت	کدھرے نہ پینیدیاں دساں	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۳
۴	لمبی رات سی درد فراق والی	لمبی رات سی درد فراق والی	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۵
۵	ہیں تر کے او تر حال	کل تانئیں سانو بابلا	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۲
۶	میں کسے نئی کیہ حساب منگو	تھوہر گڈے کے پھل گلاب منگو	غالبؔ اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۱

ادارہ یادگار غالب کی مطبوعات

کتاب	مصنف	قیمت
۱۔ دود چراغ محفل	پیرحسام الدین راشدی	اٹھارہ روپے
۲۔ بزم غالب	عبدالرؤف عروج	پچیس روپے
۳۔ غالب کا منسوخ دیوان	مسلم ضیائی	اٹھارہ روپے
٤۔ پنج آہنگ (خطوط کا ترجمہ)	محمد عمر مہاجر	اٹھارہ روپے
۵۔ غالب نما	ابن حسن قیصر	سات روپے
٦۔ غالب سب اچھا کہیں جسے	پروفیسر کرارحسین	پانچ روپے
۷۔ ہماری قومی ثقافت	فیض احمد فیض	آٹھ روپے
۸۔ اشاریہ کلام فیض	ڈاکٹر معین الدین عقیل	دس روپے
۹۔ عمرگزشتہ کی کتاب	مرزا ظفرالحسن	پچیس روپے
۱۰۔ سہ ماہی غالب	مدیراعلیٰ فیض احمد فیض	

اردو میں اشاریہ سازی کی روایت موجود تو ہے، لیکن اب تک کسی شاعر کی تخلیقات کا کوئی ایسا اشاریہ تیار نہیں کیا گیا، جس کی مدد سے مطلوبہ نظم یا غزل کو فوری طور پر تلاش کیا جاسکے۔ زیرنظر اشاریہ" کلام فیض اردو میں اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ اس کی مدد سے فوری طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ فیض کی کوئی غزل یا نظم ان کے کس مجموعے میں شامل ہے۔ فاضل مرتب نے صرف یہی نہیں کیا کہ منظومات کی فہرست عنوانات کے اعتبار سے اور غزلوں کی فہرست ردیف کے اعتبار سے مرتب کی ہے، بلکہ یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ اگر آپ کو کسی نظم یا غزل کا پہلا مصرعہ یا اس مصرعے کا پہلا لفظ بھی یاد ہے تو آپ اس کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ تخلیق فیض کے کس مجموعے میں شامل ہے اور اس کی دیگر تفصیلات کیا ہیں۔

یہ کتاب صرف اسی حد تک مفید نہیں ہے۔ اس میں فیض کے شعری تراجم، تخلیقات کے زمانہ" تصنیف اور شعری تراکیب کے بارے میں بھی تمام معلومات یکجا کردی گئی ہیں۔ اس طرح فیض پر کام کرنے والوں کے لئے یہ اشاریہ ایک رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ آخر میں فیض کے غیر مدون کلام کی فہرست بھی شامل کردی گئی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ان کا کتنا کلام ایسا ہے جو ان کے کسی مجموعے میں شامل نہیں ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل نے یہ کام بڑی محنت اور سلیقے سے انجام دیا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ وہ ہر کام محنت اور سلیقے ہی سے کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے ان نوجوان محققوں اور نقادوں میں سے ہیں، جن کی تحریریں بلند علمی معیار کی ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ وسیع ہے، اور جب وہ کسی موضوع پر لکھتے ہیں تو لکھنے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے عہد کے سب سے بڑے شاعر کے کلام کا اشاریہ بنا کر ایک بہت بڑی ادبی ضرورت پوری کی ہے۔

مشفق خواجہ